رفاہی کام تعریف وتوصیف سے بالاتر ہوکر کرنا چاہیے

انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر جنرل الشیخ رحمت اللہ نذیر خان کی ہمدرد سے خصوصی گفتگو

اہتمام: حافظ احمد حقیق　　انٹرویو: ابوبکر صدیق، جاوید ملک روزنامہ ''ہمدرد'' اسلام آباد

میرے اپنے چہرے اور نام سے پاکستانی عربی لباس میں ملبوس سعودی شہری رحمت اللہ نذیر خان سے ملاقات اور تعارف نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان قائم محبت واخوت کے رشتے کی زندہ مثال سامنے رکھ دی۔ ہمیں ایک دوسرے سعودی باشندے کے اس قول کی تصدیق کرنا پڑی جس نے زلزلے کے ایام سعودی عرب میں گزار کر آنے کے بعد ہمیں بتایا کہ سعودی عرب میں جس قدر لوگوں میں ایک اضطراب کی کیفیت ہم نے دیکھی اس کا عشر عشیر بھی یہاں پاکستان میں نظر نہیں آرہا، وہاں ہر طرف لوگ مدد بھیجنے کیلئے سرگرداں دکھائی دیئے۔ اور حکومت کے ساتھ ساتھ عوام کا جذبہ بھی دیدنی تھا۔ کہ انہوں نے کس طرح اپنا قیمتی اثاثہ زلزلہ زدگان کیلئے وقف کیا۔

سعودی باشندوں کے تعاون پر چلنے والے بین الاقوامی رفاہی ادارے انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کے پاکستان افغانستان اور کشمیر کیلئے ڈائریکٹر جنرل رحمت اللہ نذیر خان سے ایک دلچسپ ملاقات ہم قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں تاکہ انہیں اندازہ ہو کہ اخوت کس کو کہتے ہیں۔

گفتگو کے دوران آرگنائزیشن کی سرگرمیوں کے علاوہ عمومی حالات بھی زیر بحث آئے تو ہم نے دو بیویوں کے شوہر اور 8 بچوں کے باپ رحمت اللہ کو انتہائی دردمند پایا کہ وہ زلزلہ زدگان کیلئے کس قدر فکر مند تھے اور ان کیلئے بہت کچھ کرنے کے خواہش مند تھے۔ اور 24 سال تک تدریس کے شعبے سے وابستہ رہنے کے بعد IIRO جیسے بین الاقوامی رفاہی ادارے کے ساتھ منسلک ہو کر انہوں نے موزنبیق اور بنگلہ دیش میں 9 سال تک بحیثیت ڈائریکٹر ذمہ داری ادا کی اور 2001ء سے انہیں پاکستان بھیجا گیا تو انہوں نے اپنی کمال مہارت اور اخلاص کے ساتھ اس ادارے کے بیسیوں منصوبوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان قائم اسلامی اخوت کے رشتے کی تقویت کیلئے دن رات انتھک محنت کی اسی محنت اور اخلاص کا قصہ جب جامعہ اثریہ للبنات جہلم کے مدیر حافظ احمد حقیق صاحب نے سنایا تو میں از خود اپنے فوٹو گرافر اور رپورٹر کی معیت میں ان کے دفتر حاضر ہوا۔

رحمت اللہ نذیر خان سے میری شناسائی کافی پرانی ہے لیکن میں نے پہلی مرتبہ ان سے ان کے دفتر میں

ملاقات کی۔عربی سے میری وابستگی کے باعث انہوں نے تمام گفتگو عربی میں ہی کی۔زبان میں سلاست اور روانگی کے ساتھ ساتھ چٹکلوں کے تکرار نے محفل کو خوب گرمائے رکھا۔حافظ احمد حقیق صاحب کی موجودگی سے کئی حوالوں سے گفتگو ہوتی رہی۔ہم اس قسط میں متاثرین زلزلہ کیلئے IIRO کی خدمات کا ایک جائزہ پیش کرنے کے ساتھ رحمت اللہ نذیر خان کے جذبات آپ کی نذر کریں گے۔(ابوبکر صدیق)

رحمت اللہ نذیر خان نے بتایا کہ ان کی تنظیم نے زلزلہ آنے کے فوری بعد اپنے ریلیف آپریشن کا آغاز کر دیا تھا اور زلزلہ کے دوسرے روز 9 اکتوبر کو ہماری ٹیم اور میں بذات خود بالاکوٹ میں پہنچ چکے تھے۔تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے ''ہمدرد'' کو بتایا کہ زلزلے کے پہلے روز ہی سعودی ایمبیسی میں عزت مآب سعودی سفیر علی بن عواض عسیری کی سربراہی میں ایک اجلاس منعقد ہوا اور ریلیف آپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہم نے چار میڈیکل ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں بھیجیں اور دوسرے ہی روز 10 ٹرکوں پر مشتمل امدادی قافلہ بھی روانہ کیا جس میں کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ کمبل اور رضائیاں شامل تھیں۔ہم نے جب اس آپریشن کے آغاز کا فیصلہ کیا تو وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے ازخود ہمارے پاس تشریف لاکر 9 اکتوبر کو پہلا امدادی قافلہ روانہ کیا۔

اس روز سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور جب تک حالات معمول پر نہیں آجاتے ہمارا یہ قافلہ اسی طرح رواں دواں رہے گا۔رحمت اللہ نے بتایا کہ جب میں اپنی ٹیم کے ہمراہ بالاکوٹ پہنچا تو وہاں مکانات مکمل طور پر منہدم ہو چکے تھے۔لوگوں میں ایک عجیب خوف و ہراس تھا۔ہم نے دیکھا کہ مانسہرہ، ایبٹ آباد اور دیگر علاقوں سے لوگ کثیر تعداد میں وہاں پہنچ کر اپنے بھائیوں کی مدد میں مصروف تھے۔ہم نے اپنے تئیں ہاتھ بٹایا اور جو میسر تھا ان کے درمیان تقسیم کیا۔ہماری میڈیکل ٹیمیں لوگوں میں پھیل گئیں۔انہوں نے اپنے میسر وسائل سے ان کی مرہم پٹی اور علاج معالجے کا کام پوری تندہی کے ساتھ کیا۔

زلزلے کے تیسرے روز ہم جب بالاکوٹ میں 1700 خیمے لے کر پہنچے تو ایک عجیب صورتحال تھی۔ہم نے فوج کے تعاون سے تقسیم کا اہتمام کیا۔ضرورت مندوں کی کثرت اور خیموں کی قلت کے باعث فیصلہ یہ کیا گیا کہ تین خاندانوں کو ایک خیمہ دیا جائے۔ہمدرد کے سوال پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس اپنے سٹور میں

1700 خیمے موجود تھے۔ وگرنہ پاکستان کے تمام علاقوں میں جستجو کے باوجود کوئی خیمہ نہیں مل پا رہا تھا۔ انہوں نے بتایا جب ہم پاکستان کی تمام مارکیٹوں سے بسیار کوشش کے باوجود خیموں کے حصول میں کامیاب نہ ہوئے تو ہم نے سعودی عرب سے مزید خیموں کی ڈیمانڈ کی۔ ہماری خوش بختی کہ زلزلے سے چند روز قبل ہی ہم نے 1400 خیمے پاکستان سے خرید کر افریقہ ارسال کئے تھے۔ لیکن وہ ابھی تک شارجہ میں پہنچے تھے تو ہم نے وہاں سے واپس منگوا کر متاثرین زلزلہ میں تقسیم کر دیئے اور اسی طرح سعودی عرب سے بھی ہمارے پاس 600 بڑے خیمے پہنچے۔

یوں ہم نے مختلف علاقوں میں اپنی خیمہ بستیاں قائم کیں۔ IIRO کے ڈائریکٹر جنرل نے بتایا کہ ہم نے فوری طور پر بعض علاقوں میں تیار کھانے کی تقسیم بھی شروع کرادی اور بالاکوٹ، گڑھی حبیب اللہ، بٹ گرام، بٹل، باغ، مظفر آباد اور دیگر علاقوں میں بھی سامان کی ترسیل کو یقینی بنایا۔ جہاں عام طور پر کسی بھی گاڑی کے ذریعے نہیں پہنچا جا سکتا تھا۔

سعودی عرب کے نائب وزیر داخلہ سمیت کئی دیگر اہم حکومتی شخصیات کی پاکستان آمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رحمت اللہ نے بتایا کہ سعودی تعاون اور مدد کا سلسلہ جاری ہے اور اسی طرح جاری رہے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری تنظیم کے بھی کئی اعلیٰ عہدیدار پاکستان اور متاثرہ علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ سعودی تنظیم کے مدیر اعلیٰ نے پاکستانی عوام کے جذبے کو سراہا اور کہا کہ میں نے قوم کے اندر ایک نہایت ہی قابل تقلید جذبہ دیکھا کہ انہوں نے کشادہ اور حکمت عملی کے ساتھ اس مصیبت کا مقابلہ کیا اور نہایت سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مصیبت میں گھرے ہوئے متاثرین کا دل کھول کر تعاون کیا۔

البتہ انہوں نے بعض موقع پرست کاروباری حضرات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ایسا کر کے پوری قوم کے چہرے پر ایک داغ لگانے کی کوشش کی اور اشیاء صرف اور خیموں وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ کر کے مصنوعی طور پر مارکیٹ میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کی اس کے علاوہ عمومی طور پر پاکستانی قوم کا جذبہ قابل تعریف تھا۔

مایوسی یا امید

رحمت اللہ نذیر خان نے بتایا کہ ایک متاثرہ علاقے کے دورے کے دوران انہیں کچھ ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر عجیب قسم کے شبہات کا اظہار کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اب نہ نماز پڑھیں گے اور نہ روزہ رکھیں گے۔ یہ کیسا عالم ہے کہ رمضان کے پہلے عشرے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا

عشرہ قرار دیا اور اسی میں ہم پر یہ عذاب نازل کر دیا۔ رحمت اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے اسے سمجھانے کے ساتھ باقی لوگوں کو سمجھانے کیلئے وہاں مجمع عام میں یہ کہا کہ ضروری نہیں یہ زلزلہ عذاب ہی سے عبارت ہو یہ رحمت بھی ہو سکتا ہے اور وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے علاقے کے یہاں کے لوگوں کو شہادت جیسی نعمت سے نوازنے کیلئے منتخب کیا ہو۔

عین اسی طرح کے کہ جیسے جنرل پرویز مشرف کسی علاقے کے لوگوں کو کسی خاص عنایت کیلئے منتخب کریں جیسے یورپ یا امریکہ میں سکالرشپ کیلئے تو لوگ اس پر معترض ہوں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے مصیبت کے روپ میں ایک رحمت نازل کی کیونکہ موت تو برحق ہے۔ ہر انسان کو موت کا ذائقہ تو ضرور چکھنا ہے۔ لیکن شہادت کی موت تو ایک نعمت ہے اور رحمت ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کسی کو ہی منتخب فرماتے ہیں کیونکہ شہید تو اللہ کے نزدیک زندہ ہے۔ رحمت اللہ نذیر خان نے بتایا کہ ہم نے بعض علاقوں میں خیمے مساجد کا اہتمام بھی کیا ہے تاکہ لوگوں میں ایسے وعظ نصیحت پر مبنی پروگراموں کے ذریعے امید پیدا کی جائے اور انہیں مایوسی سے نکالا جائے۔

بین الاقوامی برادری کا تعاون

بین الاقوامی برادری بالخصوص اسلامی ممالک اور سعودی عرب کی طرف سے متاثرین زلزلہ کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے رحمت اللہ نذیر خان نے کہا کہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی دنیا میں انسانی ضمیر کی آواز کچھ اثر رکھتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سعودی حکومت نے اس سانحے سے نمٹنے کیلئے پہلے ہوائی جہازوں کے ذریعے اور اب بحری راستوں سے تسلسل کے ساتھ تعاون کی ترسیل کا سلسلہ جاری رکھ کر اس بات کا عملی مظاہرہ کیا ہے کہ سعودی عرب کے عوام کے دل پاکستانی عوام کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

فوج کے کردار کی تعریف

رحمت اللہ نذیر خان نے پاک فوج کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاک فوج کے جوانوں نے نہایت تندہی کے ساتھ کام کیا اور اس آزمائش میں گھرے ہوئے مصیبت زدہ افراد کی معاونت میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے تمام ریلیف آپریشن کے دوران فوج نے ہمارا نہ صرف تعاون کیا بلکہ اپنے تمام تر وسائل کے ذریعے ہمارے دست و بازو بن کر کام کیا۔ انہوں نے بالاکوٹ متعین جنرل شکیل، مظفر آباد میں بریگیڈیئر افتخار، باغ میں جنرل قاسم اور دیگر فوجی افسروں کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور انہوں نے بتایا کہ چند روز قبل میں جب جابا میں واقع اپنی تنظیم کی خیمہ بستی میں پہنچا تو رات کے گیارہ بجے جنرل شکیل کو دیکھا کہ وہ وہاں

موجود ہیں اور ہمارے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں کہ کوئی مسئلہ تو نہیں۔

رحمت اللہ کے بقول فوج کے جوانوں اور افسروں کے اخلاق اور رویے نے ہمیں اپنا گرویدہ کر لیا اور ان کے اس تعاون سے ہمارے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے ''ہمدرد'' کو بتایا کہ رفاہی اداروں کے درمیان رابطے اور تعاون کیلئے فوج نے نہایت ہی موثر منصوبہ بندی کی ہے اس لئے اس سلسلے میں کسی اور کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ پاک فوج کے پاس وسائل بھی ہیں اور معلومات بھی وہی رفاہی کاموں میں رابطہ قائم کرنے کا کام کرے تو بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔

رفاہی اداروں کے مابین ہم آہنگی

ہمدرد کے سوال پر رحمت اللہ نذیر خان نے بتایا کہ ہم تمام ملکی اور بین الاقوامی ادارں کے ساتھ مکمل ہم آہنگی اور تعاون کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔مغربی ممالک اور دیگر غیر اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والی رفاہی تنظیموں کے بارے میں ہمارا گمان اچھا ہے اور ابھی تک اسلام کے خلاف ان کا کوئی ایجنڈا ہمارے سامنے نہیں آیا ہماری رائے میں وہ صرف انسانی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ایسے ادارے ہمارے مہمان ہیں ہمیں ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہیے اور محبت و حکمت کے ساتھ ان سے مثبت کام لینے چاہئیں اور منفی کاموں سے بچنے کیلئے انہیں نصیحت کرنی چاہیے۔ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں دوست بنا کر چلیں نہ کہ ان کے ساتھ دشمنی مول لے کر انہیں اپنا مخالف بنالیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں ان اداروں اور تنظیموں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہیے۔رحمت اللہ نے کہا کہ زلزلہ ہو یا کوئی اور آسمانی آفت یہ محض انسانی مسئلہ ہے۔ہمیں اس کو انسانی بنیادوں پر ہی حل کرنا چاہیے اور انسانی ہمدردی کو بنیاد بنا کر کام کرنا چاہیے۔انہوں نے بتایا کہ انہی خطوط پر ہماری تنظیم کام کر رہی ہے۔

تعمیر نو کے مرحلہ کیلئے منصوبہ بندی

IIRO کے ڈائریکٹر جنرل نے بتایا کہ ہم اس وقت متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو کیلئے منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور اسی سلسلے میں ہمارے سیکرٹری جنرل عدنان شکیل پاشا عیدالاضحیٰ کے بعد پاکستان کا دورہ کریں گے اور

پاکستانی حکام سے ملیں گے انہوں نے بتایا کہ ہم تعمیر نو کے مرحلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اور 5000 سے زائد یتیم بچوں کی کفالت کے ساتھ رہائشی مکانوں، مدارس، مساجد، سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعمیر اور صاف پانی کی فراہمی اور دیگر رفاہی منصوبہ جات کو مکمل کریں گے اس سلسلے میں ہمارے ادارے نے جہاں ایک خطیر رقم پر مشتمل فنڈ مختص کیا اس میں ضرورت کے مطابق مزید اضافہ کیا جائے گا تا کہ اس علاقے کی تعمیر و ترقی کا کام جلد سے جلد مکمل ہو اور یہاں کے لوگ اپنی سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

تعریف و توصیف سے ماوراء رفاہی کام

رفاہی کاموں میں مصروف عمل افراد اور اداروں کو نصیحت کرتے ہوئے IIRO کے ڈائریکٹر جنرل رحمت اللہ نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ تعریف و توصیف سے ماوراء اور بالاتر ہو کر محض انسانی ہمدردی کے جذبے کے ساتھ ریلیف کا کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ کسی بھی مجبور اور محتاج کی مدد ہم پر واجب ہے اور کسی فرض کی ادائیگی پر تعریف کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن ایک بین الاقوامی رفاہی تنظیم ہے اس کا ہیڈ آفس جدہ میں ہے اور 85 ممالک میں اس کے ذیلی دفاتر ہیں۔ پاکستان میں اس کا دفتر اسلام آباد میں واقع ہے۔ یہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی کی ایک ذیلی تنظیم ہے۔ لیکن اس کا ایک مستقل نظام ہے اور دنیا بھر میں مظلوم و مقہور اور محتاجوں کی مدد کیلئے یہ تنظیم ہمیشہ سرگرم رہتی ہے۔ ایشیا، یورپ، افریقہ کے علاوہ آسٹریلیا و امریکہ میں بھی اس تنظیم کے رفاہی منصوبہ جات موجود ہیں اور ضرورت مندوں کی آواز پر لبیک کہنے والی یہ تنظیم پاکستان میں کسی بھی بین الاقوامی ادارے سے پیچھے نہیں رہی۔

یتیموں کی کفالت کا معاملہ ہو یا مہاجرین کی مدد، تعلیم کے عام کرنے کا میدان ہو یا حفظان صحت کیلئے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے قیام کا معاملہ ہو۔ مساجد کی تعمیر ہو یا مدارس کے تعاون کی بات ہو یہ تنظیم مذہبی اور گروہی تعصبات سے بالاتر ہو کر نہایت مثبت انداز میں کام کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مکمل ہم آہنگی پیدا کر کے مربوط انداز میں کام ہی نے اس ادارے کو دنیا کے رفاہی اداروں کی صف اول میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے جب بھی دنیا میں کسی جگہ کوئی انسانی مسئلہ درپیش آتا ہے تو یہ تنظیم اپنے وسائل اور مخلص افراد کی ٹیم کے ساتھ وہاں سے سب سے پہلے پہنچنے والوں میں شامل ہوتی ہے۔

انٹرویو کے اختتام پر رحمت اللہ نذیر خان نے کہا کہ پاکستان میں آنے والا زلزلہ پوری انسانیت کیلئے ایک درس اور

تنبیہ ہے اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک استاد طالب علم کو غلطی پر متنبہ کرنے کیلئے سزا دیتا ہے اور اصلاح پر اس کو مزید شفقت دیتا ہے لیکن اگر وہ اصلاح کی بجائے غلطی پر قائم رہے اور بغاوت کو اپنائے تو اسے بار بار سزا دیتا ہے۔ زلزلہ بھی ایک ڈانٹ اور تنبیہ ہے اگر ہم نے اس سے سبق حاصل کیا اور اپنی اصلاح کی تو بہت خوب پھر عزت اور نعمتیں ہمارے لئے ہیں اور اگر اللہ کی طرف رجوع اور اپنے کردار کی اصلاح نہ کی تو خدانخواستہ کوئی بھی بڑی مصیبت پھر ہماری آباد بستیوں کو بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کر سکتی ہے۔

رحمت اللہ نذیر خان نے روزنامہ ہمدرد کا شکریہ ادا کیا اور اس کے کردار کو سراہتے ہوئے اسے میدان صحافت میں ایک سنگ میل قرار دیا اور اس کی کامیابیوں کی دعا بھی کی۔

ڈاکٹر ظفر محمود صاحب کو صدمہ

مورخہ 16 نومبر بروز بدھ کمپیوٹر ماسٹر ڈاکٹر ظفر محمود صاحب کا نوجوان بیٹا جو کہ فسٹ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا ٹریفک حادثہ میں شدید زخمی ہوا اور تین دن بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملا (انا للہ و انا الیہ راجعون) مرحوم نماز پنجگانہ کا پابند اور انتہائی دین دار صالح نوجوان تھا۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے جادہ کے قبرستان میں نماز جنازہ پڑھائی۔

جامعہ علوم اثریہ کے طالبعلم احتشام کی وفات

مورخہ 12 دسمبر بروز منگل جامعہ کے درجہ ثانیہ متوسطہ کے ہونہار طالب علم احتشام جو کہ بچپن سے ہی دل کے عارضہ میں مبتلا تھے وفات پا گئے (انا للہ و انا الیہ راجعون) مرحوم عرصہ دو سال سے جامعہ میں زیر تعلیم تھے۔ بیماری کے باوجود تعلیم میں پوری دلچسپی لیتے تھے۔ جامعہ اور جامعہ کے اساتذہ کے ساتھ از حد محبت تھی۔ مرحوم کے آبائی گاؤں خان پور گجراں میں جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے قبر پر دعا کی اور اس کے والد اور بھائیوں سے تعزیت کی۔

جوبلی گھاٹ میں نماز استسقاء

مورخہ 24 دسمبر بروز ہفتہ دن دس بجے باران رحمت کیلئے رئیس الجامعہ نے نماز استسقاء پڑھائی۔ جس میں اساتذہ اور طلباء کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔